ابو سعید حنیف احمد محمود-برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت رمضان المبارک

وقت 5-7 منٹ

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيۡزٌ (المجادلہ:22)

یعنی اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالِب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالَم دکھاتی ہے

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ایک قرآنی آیت کا ٹکڑا كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اُن کی جماعتوں سی غالب آنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

کائناتِ ارضی پر جب بھی گمراہی کا دَور آیا اور بندگانِ خدا کسی رہبر کی تلاش میں تھے۔ رحمتِ خداوندی جوش میں آئی اور خالقِ کائنات نے انسانوں کی رُشد و ہدایت کے لئے اپنے نبی اور رسول دنیا میں بھیجے۔ ہر دَور میں بنی نوع انسان آسمانی پانی سے سیر اب ہوئی اور اللہ کے فرستادوں نے بندگانِ خدا کے دلوں میں نیکی و تقویٰ کی شمعیں روشن کیں اور شرک وبت پرستی کے ماحول میں نعرۂ توحید بلند کیا۔

اصولِ فطرت ہے کہ اندھیرے دم توڑتے ہیں تو نوید سحر ہوتی ہے۔ یعنی صبح، اندھیروں کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ ایسے میں حاسدین کا گروہ اپنے لاؤلشکر کے ساتھ مخالفت کی آگ جلا کر انبیاء ورسل کے مقابلہ کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ حق وباطل کی اس جنگ کے بارہ میں ربِّ کائنات نے لکھ چھوڑا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ یعنی یقیناً مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس مضمون کو اپنے ایک شعر میں اِس طرح بیان فرمایا ہے۔

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار!

وقت کی نظر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کا انجام دیکھا کہ کس طرح الٰہی سنت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے انبیاء کو دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا۔

حق کے مخالفین کی انبیاء کو مغلوب کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوئی اور الٰہی سنت کے مطابق مالکِ تقدیر کا یہ فیصلہ ہی غالب آیا۔ فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ (المائدہ:57) کہ اللہ ہی کا گروہ ہے جو ضرور غالب آنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تقدیرِ الٰہی کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔ فرمایا۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالَم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ راہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مُخالِف کو جَلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دُشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پر اِک طوفان لاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غَلَبہ دیتا ہے...اور غَلَبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ مَنشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حُجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوِی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

سامعین! تاریخ عالَم اس بات کی گواہ ہے کہ انبیاء کے مخالفین وقت کے وہ فرعون یا نمرود و شدّاد تھے جو ہمیشہ ہی تباہ و برباد کئے گئے، ذلیل و رسوا ہوئے اور انہیں کبھی سرسبزی نصیب نہ ہوئی۔ کبھی اُنہیں پانی سے غرق کیا گیا، کبھی خشکی میں پتھروں کی بارش اُن پر ہوئی اور کبھی اُنہیں تُند و تیز آندھیوں اور طوفانوں نے گھیر کر ہلاک کر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اِن قوموں کے حالات بیان فرمائے ہیں جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی جس کی پاداش میں اُن پر مختلف قسم کے عذاب آتے رہے۔

جبکہ انبیاء اور اُن کے ماننے والے خطرات میں گِھرے ہونے کے باوجود موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجل کا نعرہ لگاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے رہے۔ زمانے کی گردشیں اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکیں، دن بدن اُن کا قدم کامیابیوں کی طرف بڑھتا رہا اور فتوحات اُن کی پیشانیوں کا جھومر بنتی رہیں۔ تاریخ کے اوراق پلٹیے اور دیکھیے کہ مشرکین کے تین سو ساٹھ خداؤں کو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خدا نے کس طرح نیست و نابود کر کے رکھ دیا اور اپنے اُن بندوں کو جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا عَلَم بلند کئے ہوئے تھے دنیا و آخرت میں سرخرو کر دیا۔ تاریخ کا سب سے روشن باب حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنی قربانیوں سے رقم کیا۔ ایک طرف مخالفت کی تُند و تیز آندھیاں تو دوسری طرف صبر و استقامت کے پہاڑ، بظاہر کمزور اور ناتواں انسان مگر عزم اور یقین میں شیروں کے دل دہلا دیتے ہیں۔

پیارے بھائیو! یہ مناظر مذہب کی ہزاروں سالہ تاریخ کا خلاصہ ہیں جب بھی خدا کا کوئی مامور آتا ہے یہی تاریخ دہرائی جاتی ہے۔ نور کی شمع کو بجھانے کے لیے تاریکی کے فرزند ہر حربہ استعمال کرتے ہیں، شیطان خدا کے فرستادہ کے چاروں طرف مشکلات اور مصائب کے خارزار کھڑے کر دیتا ہے، مگر سعادت مند لوگ ہر مشکل کو پھلانگتے ہوئے اور ہر پہاڑ کو سَر کرتے ہوئے مامورِ الٰہی کے آستانہ پر حاضر ہو جاتے ہیں اور پھر کسی قیمت پر ایمان کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی سے گزر کر کُندن بن جاتے ہیں۔

اِس دورِ آخرین میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو توحید کا عَلَم بلند کرنے کا فرض سونپا۔ ایسے میں مخالفت کا اک طوفان اٹھا اور دنیا نے وہ مناظر دیکھے جو سنتِ انبیاء ہے۔ آپؑ کو گالیاں دی گئیں، آپؑ کے خلاف کُفر کے فتوے لگائے گئے، آپؑ کے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تسلی دی اور فرمایا۔

”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 303)

سَر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نِہاں
اَے مِرے بد خواہ! کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وَار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہمارے دشمن تو اللہ تعالیٰ سے جنگ کرتے ہیں۔ بھلاان سے آسمانی باتیں اور تائیدات روکی جاسکتی ہیں۔ ہر گز نہیں! پرنالہ کے پانی کو تو کوئی روک بھی سکتا ہے مگر جو آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگ جاوے۔ اس کو کون روک سکے گا اور اس کے آگے کونسا بند لگاویں گے ؟ ہمارا تو سارا کاروبار ہی آسمانی ہے۔ پھر بھلا کسی کی کیا مجال کہ اِس میں کسی قسم کا حرج یا خَلَل واقع کر سکے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 131)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں خدا سے یقینی علم پا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مولوی اور اِن کے سجادہ نشین اور اِن کے ملہم اکٹھے ہو کر الہامی امور میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو خدا ان سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا۔ کیونکہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں پس ضرور ہے کہ بموجب آیت کریمہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی میری فتح ہو"

(ضمیمہ انجام آتھم۔ صفحہ 57-58 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صفحہ 329)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنے قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے، ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔"

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 380-381)

یہ باغ ہرا رہے گا، یہ چراغ بُجھنے کے لئے نہیں جلا، بہت سے پھونکیں مار چکے، اپنی سی کوشش بہت سوں نے کی۔ مگر کائنات کے مالک نے اس کی حفاظت کی اور ان شاءاللہ کرتا رہے گا۔ الٰہی وعدہ کے مطابق احمدیت کے شجرِ طیبہ کو شیریں پھل لگے، سعید روحیں احمدیت کے دامن سے وابستہ ہو کر توحید کے نغمے گانے لگیں اور مخالفین ناکام و نامراد ہوئے۔

شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے

سامعین! کہاں گئے وہ احرار جو کہتے تھے ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے، کہاں گیا وہ سیاسی لیڈر جو کہتا تھا میں نے قادیانیت کا 90 سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے، کہاں گیا وہ آمرِ وقت فوجی جس نے فرعونِ وقت ہونے کا ثبوت دیا اور جماعت احمدیہ پر مظالم کی انتہا کر دی، تب خدا کا غضب بھڑکا اور مردِ خدا کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کہ "خدا کی تقدیر تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی" بڑی شان سے پورے ہوئے۔

زمین جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لئے
تو آسمان سے اُترا خدا ہمارے لئے

جماعت احمدیہ پر ابتلاؤں اور امتحانوں کی ایک لمبی داستان ہے۔ خدائی اِذن سے بویا گیا ایک چھوٹا سا بیج جو بڑھتے بڑھتے عالمگیر شجرہ طیبہ بن گیا اور ہر آن وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ احمدیت کا یہ مقدس شجر آج دنیا کے دوسو سے زائد ملکوں پر سایہ فگن ہے اور خدا تعالیٰ اس پودے کی خود آبیاری کر رہا ہے۔

ایک شجر ہے جس کی شاخیں پھیلتی جاتیں ہیں
کسی شجر میں ہم نے ایسی بات نہیں دیکھی

خدا کا وعدہ ببانگِ دُھل پورا ہوا اور یَدۡ خُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا کا ایمان افروز نظارہ ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ اے سننے والو! سنو اور غور سے سنو کہ خدا کا فرمان کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ یقیناً مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ ایک دفعہ پھر پورا ہو رہا ہے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت نے تاریکی کے اِس دَور میں اسلام پر آئی ہوئی شبِ غربت کو نورِ مبین میں بدل دیا۔ آج شاہراہِ ترقی اسلام کا کوئی موڑ ایسا نہیں جس پر جماعت احمدیہ پوری شان کے ساتھ مصروفِ عمل نہ ہو۔ دنیا کا کوئی خطہ اس کی برکتوں سے محروم نہیں۔ ہر آن اور ہر جگہ عالمِ احمدیت پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا سورج ہمیشہ جلوہ گر رہتا ہے۔

صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہو گی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہو گی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ جب انبیاء کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اُس کے ساتھ ہی مخالفین کی طرف سے مخالفت کی آندھیاں بھی بڑی شدت سے چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن انبیاء کو کیونکہ اپنے پیدا کرنے والے اور بھیجنے والے پر کامل یقین ہوتا ہے اس لئے ان کو یہ خوف نہیں ہوتا کہ خدا ان کو مخالفت کی آندھیوں میں تنہا چھوڑ دے گا۔ ہاں ان کے دلوں میں جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت ہوتی ہے اس کی وجہ سے وہ ڈرتے رہتے ہیں لیکن جوں جوں مخالفت کی آندھیاں بڑھتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی ٹھنڈی ہوائیں بھی اسی تیزی سے بلکہ اس سے زیادہ تیزی سے بڑھ کر انبیاء اور ان کے ماننے والوں کی تسلی کا باعث بنتی ہیں اور اس کے نظارے ہمیں تمام انبیاء کی زندگیوں میں نظر آتے ہیں اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جنگِ بدر سے لے کر فتح مکہ تک کے نظارے ہمیں نظر آتے ہیں اور خدائی وعدہ کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے پوری شان سے پورا ہوتا نظر آتا ہے۔ تو یہ سنت اللہ ہے جو آج ختم نہیں ہو گئی آج بھی اُسے پورا ہوتے ہم دیکھ رہے ہیں۔ آج ان نظاروں کو دیکھ کر احمدیوں کے ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا ہمیں نظر آتا ہے۔“

حضور انور مزید فرماتے ہیں:

”یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبیوں اور رسولوں سے وعدہ ہے کہ وہ ان کو غالب کرتا ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خدا کے مامور ہیں اور آپؑ سے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کی جماعت کو انشاء اللہ ضرور غلبہ عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون کے تحت ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہوتا ہے، انبیاء آتے ہیں اور بیج ڈال کر چلے جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ مومنین کی جماعت کے ذریعہ اور نظام خلافت کے ذریعے اس کے پھیلاؤ میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 اپریل 2004ء)

انبیاء کے غالب آنے کی ذمہ داری گو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے لیکن مؤمنین کی طرف سے یہ ایک جہاد سے کم نہیں۔ اس کے لئے جن کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے اُن میں ایک رمضان کی دعائیں ہیں۔ ایک مؤمن رات میں اشکوں کے تیروں سے اپنے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اور انبیاء کے غلبہ میں ممد ثابت ہوتا ہے جس کے لئے رمضان ایک بہترین موقع ہے۔

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

(بتعاون: مکرم حافظ عبدالحمید صاحب)

✡✡✡✡